بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۂ الجدید جلد ۲ — نمبر ۳۱

۱۱ - جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲ اگست ۱۹۰۶ء

سلسلۂ القدیم جلد ۵ — نمبر ۳۱

چہ گویم بانو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

مالیان ریاست وگورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو بحکم پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہو } عـــہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۔۔۔ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عـــہ
عام قیمت بعد سے فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے ان سے بحساب بعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے

لوکل ۔۔ عـہ .. افریقہ ۔۔۔ عـہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

...... ✱ ......

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ لیکے آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ہاتھ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ربی انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین

اس کے بعد آپ مع حاضرین ۔۔۔ متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۲ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء - فرمایا آج مجھے ایک الہام ہوا اُس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے، اور وہ یہ ہے

"ایک دم میں دم رخصت ہوا"

یہ الہام ایک موزون عبارت میں ہے، مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصیٰ میں بعد از نماز عصر ہوتا ہے اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر شیخ نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر ظفر حسین صاحب بنوں سے - شیخ تیمور صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب طالب علمان اسلامیہ کالج لاہور - خلیفہ نور الدین صاحب جموں سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

رسالہ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے

آسمان پر ابر چھایا رہتا ہے اور ہر روز تھوڑی بہت بارش ہو جاتی ہے۔

ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم رخصتوں کی تقریب پر باہر گئے ہوئے ہیں اور مختلف شہروں سے ان کے لیکچر دینے کی خبریں آرہی ہیں۔ ماسٹر صاحب کا لیکچر اس مضمون پر ہوتا ہے کہ وہ سکھ مذہب کو چھوڑ کر مسلمان کیوں ہو گئے۔ اس طرح وہ ایک مفید کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ان کے ایک لیکچر کا خلاصہ اسی اخبار میں درج کیا گیا ہے۔

معذرت افسوس ہے کہ اس دفعہ صفحہ ۵ و ۶ وقت پر طیار نہیں ہو سکا اس واسطے یہ صفحات اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

جاپان حضرت کی خدمت میں یہ ذکر آیا کہ جاپان اس امر کے واسطے بہت طیار ہے کہ اس میں اشاعت اسلام ہو فرمایا - خدا تعالیٰ کی طرف سے جب تک اس معاملہ میں ہم کو حکم نہ ہو یا خبر نہ دی جائے ہم کچھ کہہ نہیں سکتے چھوٹے چھوٹے معاملات میں جب خدا تعالیٰ ہم کو اطلاع دیتا ہے تو ایسے بڑے کام میں وہ کیوں ہم کو اطلاع نہ دیگا - اگر انسان خود بخود اپنی رائے سے کام کرے تو اس میں خدا کی طرف سے نصرت اور برکت کی امید نہیں ہوتی مگر جب خدا تعالیٰ خود کسی کام کو کرنا چاہتا ہے - تو اس کے واسطے تمام سامان بآسانی میسر آجاتے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ جاپان کے واسطے کوئی کتاب لکھی جاوے - پہلے ہم اس امر کے متعلق توجہ کریں گے - پھر جو خدا کو منظور ہو۔

تعلیم الاسلام

رسالہ تعلیم الاسلام جس کا اشتہار اخبار بدر میں چھپا تھا اس کا پہلا پرچہ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ ۵۰ صفحہ پر شائع ہوا ہے جن میں سے قریب ۴۲ صفحے تفسیر قرآن شریف پر مشتمل ہیں۔ تفسیر ابتدائے قرآن شریف یعنی سورۃ فاتحہ سے شروع کی گئی ہے اور اس کے لکھنے والے فاضل اجل حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب اول مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام و ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام ہیں لیکن تفسیر کا اکثر حصہ وہ ہے جو حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ درس قرآن میں بیان فرمایا کرتے ہیں جہاں ایڈیٹر صاحب رسالہ پابندی کے ساتھ حاضر ہو کر ساتھ ساتھ نوٹ لکھتے رہتے ہیں چونکہ ایڈیٹر صاحب موصوف خود بھی تحصیل علوم عربیہ باقاعدہ طور پر ہندوستان میں کر چکے ہوئے ہیں اور علوم عربیہ میں بڑی مہارت رکھتے ہیں اس واسطے انہوں نے اس تفسیر کے لکھنے میں صرف مولانا موصوف کے درس کے نوٹوں پر اکتفا نہیں کی - بلکہ اپنے علم و فضل اور دیگر کتب دینیہ کے مطالعہ سے بھی کام لیا ہے اور تفسیر کے لکھنے میں اتنی احتیاط کی ہے کہ جہاں حضرت مولوی حکیم صاحب کے درس کو تحریر کیا ہے وہاں حرف ح لکھدیا ہے اور دوسری جگہ حرف م لکھدیا ہے - جس سے مراد محمد سرور شاہ ہے رسالہ کے آخیر میں مدرسہ کے متعلق اخبار بھی درج ہیں اور شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ الہامات بھی درج ہیں۔ غرض ہر طرح سے رسالہ کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

نفس مضمون رسالہ پر ریویو کرنے کی نہ مجھے لیاقت ہے اور نہ ضرورت - صاحب درس قرآن اور صاحب ایڈیٹر کے نام اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہیں کہ یہ رسالہ کیسا ہے اور آیندہ کیسا ہوگا - زیادہ تشفی کے واسطے ناظرین خود ایک پرچہ منگوا کر دیکھ لیں۔

صاحب ناظم رسالہ نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبروں کی میں اطلاع دیتا ہوں کہ بعض صاحبان کی خدمت میں رسالہ تعلیم الاسلام بطور نمونہ کے اس امید پر روانہ کیا گیا ہے کہ وہ ضرور اس کی خریداری کی خواہش کریں گے ایسے صاحبان کیواسطے مناسب ہوگا کہ وہ اپنی رضامندی سے مطلع فرماویں تاکہ ان کا نام درج رجسٹر کر دیا جاوے اس رسالہ کا چندہ سالانہ عہ مقرر کیا گیا ہے جو کہ پیشگی آنا چاہیے۔

تمام درخواستیں خریداری کے لئے بخدمت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام آنی چاہئیں - جو کہ اس رسالہ کے مینیجر ہیں ۔

ڈائری

القول الطیب

۲۵ جولائی ۱۹۰۶ء - امرت سر کے ایک شریف خاندان کا ایک ممبر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا- اثنائے گفتگو مین حضرت نے کہا کہ کیا آپ امرت سر مین ہمارے لیکچر مین موجود تہے۔

شریف - مین اس لیکچر مین موجود تہا اور آپ کی کرسی کے سامنے بیٹھا ہوا تہا۔ نادانوں نے شرارت کی مگر اس وقت ان کو کون سمجہاتا۔

حضرت اقدس - ہاں اُس وقت ان لوگوں کا سمجہانا محال تہا۔ اس وقت تو ان لوگوں کا وہ حال تہا جیسا کہ تاجروں کا قصہ ہے کہ چند تاجر کسی جگہ راہ مین جاتے تہے کہ قزاقوں نے ان پر حملہ کیا۔ تجار کے ہمراہ ایک حکیم بہی تہا کسی نے حکیم کو کہا کہ ان کو نصیحت کر۔ حکیم نے جواب دیا کہ اس وقت ان لوگوں کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے یہ نفس پرستی مین ایسے اندہے ہین کہ ان کو اس وقت کوئی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی۔ ہمارا منشاء اس لیکچر مین یہ تہا کہ اسلام کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں نے شرارت کی۔

شریف - ان کا قصور ہی کیا ہے۔ وہ اندہے ہین ان کو بصیرت نہیں۔

حضرت اقدس - زیادہ تر افسوس تو علماء پر ہے جو عوام کو دہوکہ مین ڈالتے ہین۔ دیکہو اسلام پر کس قدر انحطاط کا زمانہ ہے۔ کہ علماء کی حالت ایسی گندی ہے

شریف - علماء کیوں ایسا نہ کرین جب کہ ان کے واسطے ذریعہ معاش صرف اسی مین ہے۔ آپ نے دیکہا یا سُنا ہوگا کہ آج کل امرت سر کے مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت امام ابو حنیفہ کے حق مین کیسے کیسے خراب کلمات لکہہ کر اشتہار دے رہا ہے۔ یہی علماء لوگ اسلام مین فتنہ ڈالتے ہین۔

حضرت اقدس - آئمہ کے حق مین سخت کلامی کرنا بہت ہی نامناسب امر ہے۔ جس زمانہ مین یہ بزرگ گذرے ہین۔ اگر وہ دین کی خدمت نہ کرتے تو ہزار ہا غرابیاں پیدا ہو جاتیں۔ یہ لوگ اسلام میں بطور چار دیواری کے تہے۔ انہوں نے جو کچہ کیا خدا کے واسطے کیا اور شریر لوگوں کو حد سے بڑہنے سے بچایا۔ ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ان لوگوں نے اپنی جانوں کو خطرہ مین ڈالا۔ اور بے نفس ہو کر اسلام کی خدمت کی۔ ان لوگوں کی طرح وہ نہ تہے کہ ہر وقت دنیا کو مقدم رکہتے۔

خواجہ کمال الدین صاحب - ان علماء کا تو یہی نمونہ کافی ہے۔ جو ثناء اللہ نے عدالت کے اندر حضور کے برخلاف گواہی کی خاطر دکہایا۔ (یعنی بیان کیا کہ جہوٹہ چوری زنا جو کچہ مسلمان کرے اس کے تقوی مین کچہ فرق نہین آتا۔ ایڈیٹر)

شریف - ان لوگوں مین دنیا طلبی ہے۔ دین نہین رہا

اس کے بعد اس شریف مرد نے اپنے بعض ذاتی امور کے واسطے دعا کے لئے حضرت کی خدمت مین درخواست کی۔ جس پر حضرت نے فرمایا

اصول دُعا مین آپ کے واسطے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہون کہ اصول دعا مین سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتہہ پورا تعلق نہ ہو۔ تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہین ہو سکتی۔ جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا دراصل اختیاری امر نہین ہے۔ دعا مین کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور مین توجہ کرنے مین کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے مین مشغول رہے بار بار یاد دلائے۔ خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتہہ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شے ہے جب کہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے۔ تو آخری حیلہ دُعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہین مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار مین نہین کہ کسی کے واسطے دل مین درد پیدا کرے۔ ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ مین جاتا تہا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ صوفی کے دل مین درد پیدا ہوا اور اسی جگہ خداوند تعالیٰ کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دیکہ ورنہ تو نے اس قصاب کے دل مین درد کیوں پیدا کر دیا۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسے ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑین۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے خدا تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شے پر اس کا قبضہ ہے انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتہہ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے۔ اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سے فائدے پہنچا دیتا ہے لیکن خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہین دے سکتا مگر دعا کا معاملہ ایسا نہین کہ انسان دور سے گولی چلا دے اور چلا جائے۔ بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہیئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ دیکہو بازار مین آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لو اور کہو کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے۔ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہین۔

ہم تو چاہتے ہین اور خواہش رکہتے ہین کہ تمام بنی نوع کے واسطے دل مین سچا درد پیدا ہو جاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ مین نہیں نہ اپنے واسطے نہ عزیز واقارب کے واسطے نہ بیوی بچے کے واسطے۔ ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا کے فضل پر منحصر ہے۔ لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے کہتے ہین کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحب ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب لئے دعا کرانے کیواسطے گیا تو انہون نے فرمایا کہ میرے واسطے دودہ چاول لے آیا۔ اس شخص کے دل مین خیال آیا کہ عجیب ولی ہے مین اس کے پاس اپنا مطلب لیکر آیا ہون تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے مگر وہ چلا گیا اور دودہ چاول پکا کر لے آیا جب وہ کہا چکے تو انہون نے اس کیواسطے دعا کی اور اسکی مشکل حل ہو گئی۔ تب نظام الدین صاحب نے اس کو بتلایا کہ مین نے تجہ سے دودہ چاول اس واسطے مانگے تہے۔ کہ جب تو دعا کرانے کیواسطے آیا تہا تو میرے واسطے ایک بالکل اجنبی آدمی تہا اور میرے دل مین تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تہا اس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلق محبت پیدا کرنے کیواسطے میں نے یہ بات سوچی تہی۔

ویسا ہی توریت مین حضرت اسحاق کا قصہ ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجہے کہلا تا کہ مین تجہے برکت دون اور تیرے واسطے دعا کروں۔ اس قسم کے بہت سے قصے اولیاء کے حالات مین درج ہین اور ان مین حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنے والے اور کرانے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے۔

انسان پر جسقدر مصائب مالی یا جانی وارد ہوتے ہین وہ سب خدا تعالیٰ کی رضامندی کے سبب سے ہوتے ہین انسان کو چاہیئے کہ اپنی حالت مین تبدیلی کرے اور خدا کو راضی کرے تب تمام تکالیف دور ہو جاتی ہین دنیا کی تمام اشیاء اور تمام دل انسانوں کے خدا کے قبضہ قدرت مین ہین۔ دیکہو جب تم کسی

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک پرانا خط

خدومی اخویم چودھری اللہ داد صاحب مرحوم جب شاہ پور مین رہتے تھے۔ تو انہوں نے اپنے بعض ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین ایک عریضہ لکھا تہا۔ جس کے جواب مین حضرت اقدس نے مفصلہ ذیل جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہئے اور خداتعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے۔ اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے۔ وہ خدا تو قادر ہے۔ کہ ایک دم مین مشکلات آمدہ کو حل کرے مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کسی بنا پر کسی حد تک اسکا ابتلاء چاہتے ہین۔ اُن مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکہو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر یک مصیبت کو ایک دم مین دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں مین اپنی ہی زبان مین ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام مین رکوع میں سجود مین التحیات مین ہر ایک وضع مین دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہین ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے۔ اس کو کسیقدر ابتلاء کا مزہ چکہاتا ہے تا اس کی آنکہ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہونچین اور در حقیقت کوئی دُکھ دُکھ نہین صرف ایمان کا تصور دُکھ ہے صدق دل سے اپنے تئین خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہین۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان مین خدا سے معافی چاہو تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہین کوئی اس دروازہ کے راہ سے نہین آتا جس کو یہ سب کچھ دیکہنا نہین پڑتا بلکہ اس سے زیادہ خدا طاقت بخشے۔ چند روز دنیا ہے مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت مین اپنا صدق دکہلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات مین خوبی نہین کہ بہت جزع فزع کر کے مخلصی چاہین بلکہ اس مین خوبی ہے کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلانا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔ از قادیان

۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء

شدہی آریہ مسافر۔ نالاں ہے کہ ہمارے آریہ بہائی کہلے دل کے ساتھ غیر قوموں کو اپنے اندر ملانے مین ہماری امداد نہیں کرتے اور صرف چند آریہ ایسے ہین جو شدہی مین حصہ لیتے ہین ورنہ عموماً آریہ بہی شدہی سے نفرت رکھتے ہین۔ اس کی اصل جڑ یہ ہے کہ ہندوازم یا آریہ ازم یا ویدازم ایک قومی مذہب ہے یا بالفاظ دیگر ایک قومیت ہے نہ کہ کوئی مذہب۔ آریہ جب آریہ ورت مین داخل ہوئے۔ تو انھوں نے ہند کے اصلی باشندون کو کبھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہین کی بلکہ ان کو مارنے ذلیل کرنے اور جلاوطن کرنے کے درپے ہمیشہ رہے۔ نہ ان کے ساتھ مل کر کھانا جائز نہ وہ وید پڑھ سکتے نہ وہ علم سیکہہ سکتے نہ وہ پوجا پاٹ مین شریک ہو سکتے۔ اسی سے رفتہ رفتہ چھوت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ اگر چھوت کے ابتدا اور اصلیت پر آریہ اخبار روشنی ڈالین تو امید ہے کہ شدہی کا مسئلہ بھی خود بخود حل ہو جائے گا۔

ہندو لفظ کی اصلیت "ناگری پرچارنی سبھا بنارس" کے ماہواری رسالہ "سرستی" بابت ماہ جون مین لفظ کی اصلیت و معنوں پر ایک طویل مضمون درج ہوا ہے۔ جو کہ پنڈت دہرمانند مہابہارتی کے ایک بنگالی مضمون سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ لفظ ہندو का ابتدائی منبع ژند اوستہا ہے۔ اس قدیم پُستک مین اصل لفظ ہندو हिन्दू تھا جو یہودیوں نے اپنی زبان عبرانی میں لے کر ہنہد कर دیا۔ عبرانی کا سندو یونانی مین پہلے ہندکوس اور پھر بگڑ کر انڈکس इंडिकस ہو گیا۔ جس کا انگریزی انڈیا بن گیا۔ ہندوکش سے اٹک کے کنارے تک رہنے والے لوگوں نے جو کہ پارسی نسل کے ہین اپنی بولی پشتو مین جو کہ فارسی سے بہت ملتی ہے ژند اوستہا کے لفظ ہندو हिन्दू کو ہندو हिन्दू کی شکل مین بدل دیا۔ پشتو مین اس کے معنے ہیں۔ جاہ و جلال۔ اقبال۔ طاقت وغیرہ۔ اٹک کے پہلے یہ لفظ ہندو हिन्दू سندہو सिंधु ہندو हिन्दू

اور ہندو हिन्दू تک رہا۔ سکھ دہرم کے بانی گورو نانک کے سپاہی سکھوں نے آخر سے ہندو हिन्दू کے روپ مین بدل دیا۔

پرماتما کی ہستی ایک آریہ پریم نارائن صاحب پرماتما کی ہستی پر ایک مضمون آریہ مسافر مین شائع کرتے ہین اور عقلی دلائل کے ساتھ خداتعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دینا چاہتا ہے۔ سب سے پہلی دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ دنیا مین ہر ایک شے مرکب نظر آتی ہے۔ لیکن ان اجزاء کا ترکیب دینے والا کون ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ از خود مرکب ہو گئین۔ تو خلاف عقل ہے۔ آریہ کی عقل بھی عجیب ہے۔ کہ اجزاء کا از خود پیدا ہو جانا اس کے خلاف نہین۔ لیکن از خود مرکب ہو جانا اس کے خلاف ہے۔ اگر از خود مرکب ہونا مشکل اور محال ہے۔ تو از خود پیدا ہو جانا تو اس سے بھی بڑھ کر مشکل اور محال ہے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ آریہ صاحب خدا کو جوڑنے جاڑنے والا مانتے ہین۔ مگر پیدا کرنے کے واسطے خداتعالے کی ضرورت نہین مانتے

دہرم پال جیسوں کو ایک آریہ کی نصیحت مین دیکھتا ہوں کہ

آج کل تبدیل مذہب کا واقعہ ایک عجیب تماشا ہو رہا ہے۔ کہیں اخباروں میں خم ٹھونکے جاتے ہین کہیں اشتہارون کے ذریعہ سے چیلنج بازی ہوتی ہے۔ کہین فساد انگیز تقریرین کی جاتی ہین کہیں دل آزار تحریرین شائع ہوتی ہین۔ الغرض اس قدر شور وشغب مچایا جاتا ہے اور اتنا طوفان اٹھایا جاتا ہے۔ کہ ایک ناواقف بھلے آدمی کو بجائے اس کے کہ مذہب سے محبت پیدا ہو اگر اس کے نام سے نفرت ہو۔ تو عجب نہیں یہ دیکہ کر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مذہب حقیقت مین کوئی ایسی ہی بُری چیز ہے۔ جس کے ساتھ ان سب بیہودگیوں کا ہونا لازمی ہے یا آن کہ ایسا کرنے والوں کی غلطی ہو؟

میرا خیال ہے کہ فی زمانہ زیادہ لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو باوجود مدعی ہونے کے نہ تو مذہب کی حقیقت سے واقف ہین اور نہ اُس کی علت غائی سے آگاہ۔ ورنہ اس طوفان بے تمیزی کی نوبت نہ آتی۔

بدرِ صادق

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ اگست ۱۹۰۶ء

تجلّی

اس سال کے ابتدار سے لاہور کی عیسائی ریلیجس بک سوسائیٹی کی طرف سے ایک نیا ماہوار رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا نام ہے **تجلی**۔ جب یہ رسالہ نکلنا شروع ہوا۔ تو اسی وقت ہمارے پاس برائے ریویو بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے بعد بھی برابر آتا ہے بلکہ ایک دفعہ اس کے کارکناں مین سے ایک صاحب نے بذریعۂ خط کے بھی اس پر ریویو کرنے کے واسطے یاد دہانی کرائی تھی اور اس خط مین یہ سفارش بھی کی تھی۔ کہ ایسا ریویو نہ لکھنا۔ جیسا کہ ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز نے لکھا۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ ایسے رسالہ پر جو پنجاب کے معزز پادریوں کی طرف سے نکالا گیا ہے۔ ریویو کرنے مین جلدی کروں۔ یا دو چار سطروں مین اس ریویو کو ختم کر دون۔ جیسا کہ بعض اخبار نویسوں نے کیا۔ اور گو اس کا رنگ ڈھنگ سب پہلے ہی پرچہ سے نمایاں ہو رہا تھا تاہم یہی بہتر معلوم ہوا کہ دو چار پرچے اور بھی دیکھ لئے جاوین۔ اور پھر کچھ کم فرصتی کے سبب دیر ہو گئی۔ لیکن اب اس سب دیر کی کسر انشاء اللہ ایک ہی دفعہ نکال دی جاوے گی۔ اور مذکورہ بالا عیسائی سوسائیٹی کے معزز عہدہ داروں کی خواہش تو ہر طرح سے پوری ہی پوری ہے۔ کیوں کہ کہاں مشہور آفاق ریویو آف ریلیجنز کے لائق اور فاضل ایڈیٹر کی قلم جس نے یورپ امریکہ مین جا کر عیسویت کی بیخ و بنیاد کو بھی ہلا دیا۔ اور کہاں اس مکرم اور مخدوم قوم کے اس خادم کی عقل و فکر۔ تاہم حسب توفیق بندہ بھی ہر وقت حاضر ہے۔ کہ جسقدر ہو سکے۔ عیسائی صاحبان کی خدمت گزار ہو۔

سب سے پہلے مجھے یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین تجلی کا نام سنکر حیران نہ ہو جاوین کہ جو دین و مذہب اس قسم کے احکام جاری کرکے اپنے پیرؤون کو ذلت اور گمنامی کی تاریکی مین ڈالتا ہے۔ کہ تھپڑ کھاتے چلے جاؤ اور ایک اور گال چپ چاپ پھیرتے چلے جاؤ۔ اور بیگار کے بنے رہو۔ کوئی ایک کوس لے جائے۔ تو دو کوس بھی چلو۔ اس مذہب کے بزرگون نے اپنے رسالہ کا نام تجلی کیون رکھا۔ کیوں کہ تجلی کے دو چار پرچون کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تجلی اسی قسم کی ہے جیسا کہ یسوع کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو خداوند گدھی کے بچے پر سوار ہو کر کس جلال کے ساتھ شہر یروشلم مین داخل ہوا۔

اس عیسائی رسالہ کی بنا اس طرح سے ہوئی کہ لاہور کی اسی عیسائی سوسائیٹی کی طرف سے چند سالوں سے ایک ماہوار رسالہ ترقی نام نکلتا تھا۔ جس مین ہر طرح کے مذہبی۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ علمی مضامین شائع ہوتے تھے۔ لیکن چونکہ عیسوی دین و مذہب کو علم اخلاق تاریخ اور تمدن کے ساتھ کچھ تعلق نہین بلکہ عیسوی مذہب ان کا قاطع دشمن ہے۔ اس واسطے پادری صاحبان نے نہایت دانائی کے ساتھ مذہبی حصّہ کو علمی حصّہ سے علیحدہ کرکے اپنے رسالہ ترقی کے دو حصّے کرکے اس طرح سے اشتہار دیا ہے۔

ترقی یا علمی حصّہ	ایک علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی ماہوار رسالہ حجم ۴۸ صفحہ

قیمت ۸/ سالانہ

تجلی یا مذہبی حصّہ	اس مین مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جائے گی حجم ۴۰ صفحہ

قیمت ۱۲/ سالانہ

اس طرح مذہبی حصہ کو علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی حصوں سے علیحدہ کرنے مین پادری صاحبان نے بڑی دانائی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ عیسوی مذہب کے متعلق کئی صدیوں کی یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ کوئی عیسوی محکمہ اور صیغہ ترقی نہین پکڑ سکتا ہے۔ جب تک مذہب کو اس سے جدا نہ کر دیا جاوے۔ چنانچہ یورپ کے تمدن اور تہذیب کی ابتدا اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس تاریخ سے کہ مدبران قوم نے مذہب کو سلطنت سے جدا کر دیا۔ اور مذہب کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ قائم نہ رہنے دیا۔ ہماری دانا گورنمنٹ برطانیہ نے اس معاملہ مین سب سے بڑھ کر اور سب سے اوّل حکمت سے کام لیا ہے اور مذہب کے معاملات کو سلطنت سے بالکل جدا کر دیا ہے۔ تب سے برطانیہ حکومت دنیا مین پھیلنی شروع ہوئی۔ اور انگریزون کو دن بدن دنیوی امور مین ترقی ہونے لگی۔ اور بات بھی دراصل یہ بہت معقول ہے۔ مین ریلیجس بک سوسائیٹی لاہور کے ممبروں اور کارکنوں کو مبارکباد کہتا ہوں کہ انہوں نے بھی انتخاب مین نہایت دانائی کے ساتھ کام لیا ہے۔ کہ چن کر علم۔ اخلاق۔ تاریخ اور تمدن ہر چہار کو مذہب سے جدا کر دیا ہے۔ کیون کہ یہ امر کسی صورت مین موزون نہ ہوتا کہ ایک ہی رسالہ مین ایک کالم مین کوئی علمی اور سائینٹفک مسئلہ آج کل کی تحقیقات کے مطابق لکھا جاتا اور دوسرے کالم مین دیو انوں کی سی بڑ لگائی جاتی۔ کہ تین ایک ہیں۔ ہے اور ایک تین ہوتے یا یہ کہ زید پھانسی مل گیا ہے اس واسطے بکر بہشت کو جائے گا۔ بے شک ترقی کے کالموں کی اس مین ہتک تھی کہ اس کے ایک کالم مین روم اور یونان کی معتبر تاریخ کا کوئی واقعہ ہوتا۔ تو دوسری طرف اس قسم کے بے اعتبار تاریخی قصوں کے حوالے درج ہوتے۔ جیسا کہ متی اور مرقس نے لکھے ہین کیوں کہ آج تک یہ بھی معلوم نہین ہوا کہ یہ قصہ نویساں یعنی متی اور مرقس کون اصحاب تھے۔ کس زمانہ مین تھے۔ بعض عیسائی محقق تو کہتے ہین کہ اس نام کے لوگ تو غرضیکہ تھے۔ مگر یہ قصے خواہ مخواہ اُن بے چارون کے نام پر منسوب کئے گئے ہین۔ دراصل ان لوگوں نے کوئی ایسا قصہ نہین لکھا تھا۔ اور بعض محقق فرماتے ہین۔ کہ بے شک ان لوگون نے یعنی متی مرقس لوقا نے کچھ کتابیں عبرانی زبان مین لکھی تو تھین۔ مگر اب وہ مفقود ہو چکی ہین۔ اور دنیا مین کہین نہین مل سکتین اور موجودہ اناجیل کسی اور شخص نے یسوع سے سَو دو سَو سال بعد مین لکھ ڈالی تھین۔ وہ حقیقت یہ بات رسالہ ترقی کو حقارت آمیز بنا دیتی کہ اس مین ایک طرف تمدن اور تہذیب کے اعلےٰ اصول بیان کئے جاتے کہ اس طرح شہر بنانا چاہیئے اور اس کا ایسا نقشہ رکھنا چاہیئے کہ آج سے سو سال تک بھی اس شہر کا بڑھنا اور ترقی کرنا اس کی صحت مین کسی طرح ہرج نہ ہو اور دوسری طرف اسی رسالہ مین یہ لکھا جائے۔ کہ کل کا فکر مت کرو۔ کل اپنا فکر آپ کرے گا۔ اس مین کوئی کلام نہین ہو سکتا کہ ایک ہی رسالہ مین یہ ظاہر کرنا کہ مباحثہ مین باہم اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیئے اور دوسرے کالم مین یہ لکھنا کہ مخالفون کو سانپو اور سانپوں کے بچون کہنا۔ خداوند کے اخلاق کا نمونہ ہے۔ رسالہ کی وقعت کو خاک مین ملا دیتا ہے۔ لیکن ہم ہر طرح سے عیسائی صاحبان کو اس کاروائی کی داد دیتے ہین کہ انہوں نے علم۔ اخلاق۔ تمدن اور تاریخ کو مذہب عیسوی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور یہ ان کی ترقی کیواسطے ایک نیک فال ہے۔

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ترقی کا نام عیسوی مذہب کے واسطے اور اس کے مضامین کے لئے کوئی غیر موزون نام نہیں ہے۔ کیوں کہ اس قوم نے ہمیشہ اپنے دینی معاملات مین ترقی کی ہے اور گو اس ترقی کی رفتار بہت آہستہ ہے۔ تاہم امید کرتے ہین کہ رفتہ رفتہ یہ قوم ترقی کرتی ہوئی اصل اور عمدہ حالت پر آجاوے گی۔ کیوں کہ ایک زمانہ عیسوی مذہب پر وہ تھا کہ نت نئی انجیل گھڑی جاتی تھی جو کچھ کسی کے جی مین آیا۔ اس نے لکھ ڈالا۔ یہان تک کہ انجیلوں کا مجموعہ ستر اسی تک پہنچ گیا۔ تب چند پادریون نے مل کر اس معاملہ مین اصلاح کی۔ اور اپنے خیال اور رائے کے مطابق یا جیسا بعض محققین نے لکھا ہے۔ صرف قرعہ اندازی کے ذریعہ سے چند ایک کو رکھ لیا۔ اور باقی سب کو جلا دیا اور اس طرح ایک خاص مجموعہ اناجیل کا دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جو آج کل موجود ہے۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ عیسویت پر وہ تھا کہ گرجوں مین پتھر اور دہات کے بت رکھے جاتے تھے اور ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ پادری لوگ عمر بھر نکاح نہ کرتے تھے۔ پوپ کو روپے دے کر بہشت مین داخلہ کے واسطے سارٹیفکٹ لے لیا جاتا تھا۔ پادری لوگ گرجا مین روٹی اور شراب پر کچھ منتر پڑھ دیتے تھے۔ تو وہ فے الحقیقت یسوع کا گوشت اور خون بن گیا ہوا سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کو زبردستی عیسائی بنایا جاتا تھا۔ یہان تک کہ اسلام کی روشنی سے چمک حاصل کر کے چند ریفارمر یورپ مین کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان ناپاک رسومات کو مذہب عیسوی سے نکال دینے مین ایک حد تک کامیابی حاصل کی۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر ایک زمانہ وہ آیا کہ عیسوی دنیا نے عیسوی مذہبی اصول کو دنیا کی ترقی کا ہارج پا کر اس کو سلطنت سے علیحدہ کیا۔ علمی مجلسوں کو اس سے پاک کیا۔ یہ بھی ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر آج ایک زمانہ ہے کہ بڑے بڑے پادری گرجوں مین کھڑے ہو کر یہ وعظ کرتے ہین کہ بائبل کلام الٰہی نہین ہے بلکہ چند لوگون کی اپنی تصنیف ہے اور کہ بائبل اس زمانہ مین ماننے کے قابل نہین ہے۔ اور کہ یسوع صرف ایک انسان تہا اور وہ دنیا کا نجات دہندہ [illegible] نہ وہ بنی آدم کے واسطے ایک کامل نمونہ تہا اور اس قسم کے آدمی یورپ امریکہ مین بہت پیدا ہو رہے

ہین ان خیالات کی [illegible] اور یہ بھی ایک گونہ ترقی ہے۔

الغرض عیسوی مذہب [illegible] اپنے اعتقادات اور عملیات مین ترقی کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ وہ جلد اس نقطہ تک پہنچ جاوے۔ کہ اسلام مین داخل ہونے کے قابل ہو جاوے اور اس لحاظ سے عیسوی رسالہ کے واسطے ترقی کا لفظ بے شک موزون تھا۔ لیکن اس جگہ ہمارے اس مضمون کا منشا یہ نہیں کہ رسالہ ترقی پر ریویو کیا جاوے۔ بلکہ ہم رسالہ تجلی پر ریویو کرنے بیٹھے ہین۔ اس واسطے ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین۔

یہان تک تو ہم نے رسالہ کے نام پر بحث کی ہے اب [illegible] رسالہ کا مقصد۔ جو یوں بیان کیا گیا ہے کہ اس مین مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جائے گی۔ یہ فقرہ پڑھ کر ہمیں تعجب آتا ہے کہ دین عیسوی کی بنا کس عظیم الشان فلسفہ پر مبنی ہے جس کے واسطے ایک رسالہ نکالنے کی ضرورت پڑی تمام لب لباب دین عیسوی کا دو لفظوں مین ہے۔

الوہیت یسوع[1] ۔ اور کفارہ[2] ۔ الوہیت یسوع کے یہ معنے ہین کہ یسوع خدا تہا۔ جیسا کہ قدیم زمانہ کی جہالت کی بعض قومیں بتوں اور انسانون کو خدا بنا لی تھین۔ اور بالخصوص رومیون اور یونانیوں میں بہت سے دیوی دیوتے مانے جاتے تھے۔ اور ابتدائے زمانہ عیسویت میں رومی سلطنت شام کے ملک پر حکمران تھی۔ اس واسطے ان کی دیکھا دیکھی ابتدائی زمانہ کے جاہل عیسائیون نے اپنے پیغمبر کو خدا کا لقب دیدیا۔ تا کہ وہ اس بات مین اپنے ساتھی بت پرستوں سے پیچھے نہ رہین۔ اور انہیں کی طرح یسوع کا بت بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ وہی گلے پڑا ڈہول عیسائی قومین آج تک بجاتی چلی آتی ہین۔ یہ ہے فلسفہ الوہیت مسیح کا۔ باقی رہا کفارہ سو اس کی حقیقت تک پہنچنے کے واسطے بھی کسی باریک فلسفہ کی تلاش کی ضرورت نہین کیوں کہ اس کی ابتدا اس طرح سے ہوئی تھی۔ کہ یسوع کا یہ دعوے تھا کہ مین یہودیون کے واسطے خدا کی طرف سے ایک رسول اور بادشاہ بن کر آیا ہون۔ یہود کو اسکا یہ دعوے جھوٹا معلوم ہوا ان کے ہان توریت مین لکھا تہا کہ جو شخص صلیب پر مرجاتا ہے وہ ملعون ہوتا ہے۔ پس انہوں نے

یسوع کو جھوٹا [illegible] ثابت کرنے کے واسطے ہر طرح سے کوشش کر کے [illegible] اس کو صلیب پر چڑہوا دیا [illegible] یا کہ وہ مر گیا۔ اور جو صلیب پر مر گیا وہ لعنتی ہوتا ہے۔ یعنی خدا سے دور اور شیطان کا قریبی۔ عیسائی بیچارے غریب اور کمزور تو تھے ہی۔ اور ساتھ ہی لالچی اور بزدل ایسے تھے کہ ایک نے تیس روپے لے کر گرفتار کرا دیا۔ دوسرے نے [illegible] کہا کہ مین اس لعنتی کو نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔ انہون نے باہم مشورہ کیا کہ اگر ہم یہ کہین کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا اور جب اترا تو صرف بیہوش تھا۔ بعد مین اچھا ہو گیا ہے۔ تو یہودی بڑے دشمن ہین اور حاکم غیر ملک کے لوگ ہین۔ وہ پکڑ کر پھر پھانسی دیدین گے بہتر ہے کہ مان لو کہ وہ مر گیا۔ لیکن ہمارے گناہوں کے واسطے مر گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ یہ ہے کفارہ کی جڑ اور تاریخ اور اس کا فلسفہ۔

اس کے بعد ہم نہیں سمجھ سکتے کہ عیسوی مذہب کے واسطے کس قسم کی فلسفیانہ بحث کی ضرورت [illegible]۔

ہاں اخلاقی تعلیم کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ سو اس کا فلسفہ ظاہر ہے۔ یسوع [illegible] اور اقرار کرتا تہا کہ مین صرف ایک قوم کے واسطے آیا ہوں۔ میری رسالت صرف چند روزہ ہے۔ بعد مین وہ نبی آنے والا ہے۔ سو جب تک یہود کمزور ہین اور غریب ہین۔ ان کے واسطے یہی اخلاق پسندیدہ ہین کہ ماریں کہاتے جاوین اور خاموش رہین۔ کسی کے آگے سر نہ اٹہائیں جس طرح ہو سکے اپنی مصیبت کے دن کاٹیں۔ یسوع کا ہرگز منشار نہ تہا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر دنیا پر آیا ہے اور اس واسطے اس نے تعلیم بھی ایسی ہی دی۔ جو مختص القوم اور مختص الزمان تھی۔ اگر انجیلوں کو پڑھ کر دیکھا جاوے تو ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یسوع صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑون کو جمع کرنے آیا تہا یعنی یہود جو اپنے آبا و اجداد کے مذہب سے بھٹک چکے تھے ان کو سمجہانا اس کے مشن کا مقصد تہا اور بس۔ غیر قوموں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق مطلقاً نہ تہا بلکہ غیر قوموں کو تعلیم دینے سے وہ ہمیشہ بڑے زور سے انکار کرتا رہا۔ ہاں اس کا فرض تہا کہ جہان کہین اس زمانہ مین یہود پائے جاتے تھے ان سب ملکوں مین گشت لگائے اور یہود کو تبلیغ کرے اور ایک آنیوالے نبی کی خوشخبری سنائے [illegible] اس نے افغانستان اور کشمیر کے ملکوں کا [illegible] اختیار کیا

(باقی آئندہ)

[illegible] انشاءاللہ تعالیٰ

مراسلات

ایک شہادت

جناب ایڈیٹر صاحب. تسلیم - اگر مناسب ہو تو چند سطور اپنے اخبار میں درج فرما کر مشکور فرماوین - مین خدا کو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتا ہوں کہ حضرت امام الوقت مسیح زمان مہدی دوران مجدد وقت مسیح موعود کرشن مہاتما عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعامین وہ اثر ہے کہ جس کا میری ناقص زبان سے بیان نہین ہو سکتا - مین نے خود تجربہ کر لیا ہے کہ آپ وہی بزرگ ہین کہ جس کا وعدہ ہر ایک قوم کو دیا گیا تھا مین نے چار دفعہ مصیبتون کے وقت آپ سے دعا کے واسطے عرض کی - آپ کی دعا سے خدا نے بندہ کو ہر ایک خطرات بلا اور ابتلار سے بچایا - امید ہے کہ میرے دیگر مہربان بہی اس پاک اور مقدس بزرگ سے فائدہ اٹھاوینگے بدبخت ہے وہ شخص جو ایسے بزرگ کو برائی سے یاد کرے - زیادہ حد سلام -

آپ کا تابعدار چوہڑمل منور محلانوالہ - مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

سکھوں اور آریوں پر اتمام حجت

برادر طفیل محمد خان صاحب احمدی کریام ضلع جالندہر سے اطلاع دیتے ہین کہ ان کی مدت کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے اور ان کی درخواست کے مطابق ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم (سابق مہر سنگہ) مصنف اضیاء الاسلام نے وہان جا کر سکھوں اور آریوں کے واسطے ایک لیکچر دیا - پولیس کا انتظام تھا اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا - لیکچر کا خلاصہ یہ تہا کہ سکہہ مذہب کے بانی باوا نانک صاحب نے اسلامی بلاد مین بڑے بڑے سفر کئے اور اپنی تالیفات مین کلمہ - درود اور نماز پڑہنے کی بہت تعریف کی اور بے نمازوں کو سور اور کتے لکہا - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان جانوروں کو مسلمانوں کی طرح ناپاک جانتے تھے نہ کہ آج کل کے سکہہ صاحبان کی طرح سور کا کہانا جائز جانتے تھے اور مدت تک مکہ معظمہ مین دردکش رہے - جو کہ ایک صادق مسلمان کا کام ہے ورنہ اتنے بڑے سفر کی تکلیف بے فائدہ کون اٹھاتا ہے اور پھر بغداد شریف میں مدتوں قیام رکھا کیونکہ بغداد اس زمانہ میں اسلامی جاہ و حشمت اور حکومت کا صدر مقام تھا اور لاکہوں علماء اسلام کے اس شہر میں گذرے ہین پھر باوا صاحب موصوف بخارا مین بہی قیام پذیر رہے - چنانچہ ان ملکوں مین اب تک باوا صاحب مشہور ہین - اس کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر بزرگوں اور اولیاء کی خانقاہوں پر جا کر فیض حاصل کرتے رہے پھر چولا صاحب جس پر کلمہ شریف اور قرآن کی آیات لکہی ہین وہ بہی ان کے اسلام کا گواہ آج تک موجود ہے اور کہین بہی یہ ثابت نہین کہ انہین ہندوؤں کی کوئی بات تہی -

رسید زر

۲۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء حکیم مقصود علی صاحب ۱۱۲۴ — عہ/۱۲ — ممتاز الدین صاحب ۱۱۶۵ — عہ/۱۲
۲۵ - " " منشی رستم علی صاحب — عہ/ — ۲۶ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء نعمت خان صاحب — عہ/۱۲
۲۵ - " " میان غلام احمد صاحب — عہ/۱۲ — ۲۶ - " " عبد الرحمان صاحب — عہ/۱۲
۲۵ - " " سید محمد حکیم صاحب — عہ — ۲۶ - " " میولا بخش غلام حسین صاحب — عہ
۲۵ - " " ماجد خان صاحب ۱۱۵۹ — عہ/۱۲ — ۲۶ - " " فتح الدین صاحب ۱۱۳۵ — عہ/۱۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بُدہ اور یسوع کا قصہ ہمرنگ

ولایت کے بعض محققین کا یہ مذہب ہے کہ موجودہ انجیلوں کے قصے دراصل بُدہ کے قصے ہین جو قدیم سیاحوں نے ہندوؤں کی کتابوں مین سے نقل کر کے شام کے ملک مین پھیلا دئے اور اس طرح عیسوی مذہب کی بنا صرف ایک غیر ملک کے فسانے پر ہے چنانچہ اس کے ثبوت مین ایک اخبار مین یسوع اور بدہ کے قصوں مین سے چند واقعات بالمقابل ایسے بیان کر دئے ہین جو کہ کامل مشابہ ہین چنانچہ ان مین سے بعض اس جگہ نقل کئے جاتے ہین۔

نسب نامہ

بدہ	یسوع
بدہ کے متعلق ایک نسب نامہ بیان کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے اسے ایک مہاراجہ مہاسامتہ سے ملایا جاتا ہے اور جس شخص کے ذریعہ سے یہ نسب نامہ بالآخر بدہ تک ملتا ہے یعنی سدھودانا وہ بدہ کا باپ نہ تہا بلکہ صرف اس کی ماں مایہ دیوی کا خاوند تہا۔	یسوع کا نسب نامہ تمام بنام ایک بادشاہ (داؤد علیہ السلام) تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے یہ نسب نامہ جس شخص کے ذریعہ سے یسوع تک پہنچتا ہے (یعنی یوسف) اس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یسوع کا باپ نہ تہا بلکہ صرف اس کی ماں مریم کا خاوند تہا۔

مکاشفہ

بدہ	یسوع
مایا دیوی کو ایک خواب آیا اور آسمان سے ایک ہاتھی آکر اس کے پہلو مین داخل ہو گیا	مریم کو مکاشفہ ہوا جس مین فرشتہ نظر آیا اس نے بتلایا کہ تو حاملہ ہوتی ہے

دانا لوگ

بدہ	یسوع
بُدہ کی پیدائش پر دیویاں دیوتے اور شہزادے اور برہمن جمع ہوئے اور اپنی نذرین اس کے آگے پیش کین۔	یسوع کی پیدائش پر مشرق سے دانا لوگ آئے اور انہون نے یسوع کی خدمت مین حاضر ہو کر نذرین گذرانی

بادشاہ کینہ ور

بدہ	یسوع
مہاراجہ بمبارسہ نے دریافت کیا کہ آیا کوئی ایسا شخص پیدا ہوا ہے جو اپنی عظمت کے سبب شہرت پانیوالا ہے۔	ہیرودیس کو تلاش ہوئی کہ بچہ کہاں پیدا ہوا ہے اور اس نے نجومیوں سے دریافت کیا۔

ہیکل مین

بدہ	یسوع
استیانام برہمن کو بد ہمانیہ سے آیا اور بدہ کا بدہ ہونا تسلیم کیا	سرداد کاہن شمعون نے ہیکل مین یسوع کو دیا۔

مباحثہ

بدہ	یسوع
بدہ جنگل مین جا کر فقیروں کے ساتھ مباحثہ کرتا تہا۔	یسوع بارہ سال کی عمر مین ہیکل کے فقیہوں کے ساتھ گفتگو کرتا تہا۔

روزہ

۔۔ ے چالیس دن روزہ رکھا

یسوع نے چالیس دن روزہ رکھا۔

آزمائش

بدھ کی آزمائش مارا نے کی

یسوع کی آزمائش شیطان نے کی۔

بپتسمہ

بدھ نے دریائے نرنگا میں اشنان کیا اور آسمان سے آواز آئی

یسوع نے دریائے یردن میں بپتسمہ لیا اور آسمان سے آواز آئی

برکت

بدھ کا وعظ سلیتا دی ونزابرکات کے ساتھ شروع ہوتا ہے

پھاری وعظ برکت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

اول مریداں

بدھ کے پہلے مرید دو سادہ برہمن کے مرید تھے

یسوع کے پہلے مرید یوحنا بپتسمہ دینے والے کے مرید تھے۔

علاوہ ازین یسوع کے زمانہ مین بلکہ اس سے بہت پہلے بدھ مذہب ملک شام مین پہنچ چکا تھا اور بدھ مذہب کی تبلیغ ان ممالک مین عام طور پر ہو چکی تھی۔

انجیل لوقا لوقا کی انجیل کے متعلق بعد تحقیقات یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ انجیل حضرت عیسے علیہ السلام سے ۱۴۰ سال بعد تصنیف کی گئی تھی۔ ۲۰۲ سنہ عیسوی مین یہ خیال کیا گیا تھا کہ اس کتاب کا مصنف لوقا ہوگا۔ ورنہ قبل ازین یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس کا لکھنے والا کون ہے۔ یہ کتاب عیسائیون کے درمیان جب شائع ہوئی تو اس پر کسی مصنف کا نام نہ تھا یہ وہ انجیلین ہین جو آج دنیا کے سامنے بطور کتب مقدسہ کے پیش کی جاتی ہین۔ نہ لکھنے والے کا پتہ۔ نہ معلوم کس زبان مین لکھی گئی تھین۔ ایک معمولی فسانہ کے رنگ مین ایک قصہ ہے۔ اور آج وہ کتب مقدسہ مین شامل کی جاتی ہین۔ اس کتاب مین خود یہ بات لکھی ہے کہ چونکہ دوسروں نے یسوع کے قصے لکھے ہین اسی واسطے سنی سنائی بات مین بھی لکھنے بیٹھا ہون۔ کیا سنی سنائی بات کا نام الہامی کلام ہو سکتا ہے پھر اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ خدا کے پاک کلام قرآن شریف کے ساتھ جس کا لفظ لفظ خدا کی طرف سے نازل ہوا۔ اور ہزاروں حافظوں نے ہر زمانہ مین اپنے سینہ کے اندر اس کی حفاظت کی۔ خود لوقا نے کہین یہ دعوے نہیں کیا کہ اس نے یہ کتاب الہام الٰہی کے ذریعہ سے لکھی وہ تو بیچارہ خود بیان کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی اور دوسروں سے سن سنا کر اس نے یہ کتاب لکھی ہے۔

انجیل متی یہی حال بلکہ ایک تاریخی محقق کے واسطے اس سے بھی بدتر متی کی انجیل کا حال ہے۔ اس کے متعلق عام عقیدہ اور مانی ہوئی بات یہ ہے کہ اس کا لکھنے والا کوئی عبرانی تھا اور اس نے عبرانی زبان مین یہ انجیل لکھی تھی اور وہ بھی حضرت عیسے سے ستر اسی سال بعد۔ لیکن آج دنیا بھر مین اصل عبرانی انجیل نہیں ملتی۔ یہی یونانی کے ترجمے ہین۔ پھر ترجمہ تو ترجمہ کرنیوالا خیال ہے۔ معلوم نہین خود مصنف کا کیا منشا رتھا اور ترجمہ کرنے والے نے کیا سمجھا ترجمہ کے مشکلات کو ہر ایک شخص جو کسی دوسری زبان مثلاً فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ انگریزی جانتا ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس کتاب کو جو کسی کتاب کو جو کسی نے یونانی مین لکھا اور ترجمہ کر دیا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا کس طرح سے کلام الٰہی کہا جا سکتا ہے

افسوس ہے کہ یورپ کے دانا مشہور لوگ پادری بن کر ایسی بے عقلی کی بات کرتے ہین کہ انسان کے قول کو خدا کا کلام قرار دیتے ہین اور ایسی بے اعتبار کتابون پر یقین کر کے اپنے دین کو خراب کرتے ہین۔

ڈوئی اس ڈاک مین امریکہ سے جو اخبار آئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی کا مقدمہ عدالت مین پیش ہو گیا ہے۔ لیکن بہ سبب بیمار ہونے کے وہ خود چل کر عدالت کے کمرہ تک نہین جا سکتا بلکہ اس کو ایک آرام کرسی مین جس کے نیچے پہیہ لگا ہوا ہوتا ہے بٹھلا کر عدالت کے کمرہ مین لے جاتے ہین وہ بہ سبب بیماری اور غم کے بہت ہی دبلا ہو گیا ہے۔ عدالت کے کمرہ مین اظہار دیتے ہوئے وہ کئی دفعہ رو پڑا اپنی گذشتہ زندگی کے متعلق اس نے عدالت مین یہ بیان کیا "اس وقت میری عمر ساٹھ کی ہے۔ مین اسکاٹ لینڈ مین پیدا ہوا تھا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کی تھی۔ صیحون کی بنیاد مین نے پہلے پہل ۱۸۹۶ء مین شکیگو مین رکھی تھی۔ وکیل نے سوال کیا کہ صیحون بنانے اور یہ سلسلہ قائم کرنے کا خیال سب سے اول کس کے دل مین پیدا ہوا۔ تو ڈوئی نے روتے ہوئے جواب دیا۔ کہ یہ خیال میرے ہی دل مین اول اول آیا تھا میرے مخالف کہتے تھے کہ مین نے کبھی اپنی عمر مین روپیہ نہیں کمایا یہ جھوٹ ہے۔ میری ساری عمر روپیہ کمانے ہی مین گذری۔ مین نے نوّے ہزار ڈالر یس کے کارخانہ مین ڈالا تھا۔ مین نے کوئی زمین اس شہر مین کسی کے ہاتھ فروخت نہین کی بلکہ ہر ایک ٹکڑہ زمین جب دیا گیا تھا تو گیارہ سو سال کے واسطے اجارہ پر دیا گیا۔ خریدار گیارہ سو سال تک اس زمین کو استعمال کرے گا۔ اور پھر زمین اس سے واپس لی جاوے گی۔

ناجائز پیدائش ڈوئی کی پیدائش کے متعلق جب عدالت مین سوال کیا گیا تو اس نے بیان کیا کہ میری پیدائش سے کل چھ ہفتہ پہلے میری ماں نے بوڑھے ڈوئی سے شادی کی تھی وہ بوڑھا ڈوئی جس کو مین اپنا باپ خیال کرتا تھا۔ مگر مین اس کا نطفہ نہ تھا بلکہ مین ایک اور شخص کا نطفہ ہون جو کہ فوج مین ملازم تھا۔ میری ماں نے اس شخص کے ساتھ شادی کر کے مجھے یہ نام دلوایا جو کہ ایک شرم کی بات ہوئی۔ میرے واسطے اور میری ماں کے واسطے (یہاں ڈوئی زار زار رونے لگا)

الیاس کس طرح بن گیا مین ایک دن الیاس کے متعلق کچھ غور و فکر کر رہا تھا اور ایک خواب دیکھ رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ تم آج ایک عظیم الشان لیکچر دو گے۔ جس کے واسطے تم کو الہام ہوا ہے مین نہین جانتا تھا۔ کہ کس طرح اس شخص کو یہ بات معلوم ہوئی مگر مجھے خیال ہو گیا کہ یہ الیاس کی آمد کا وقت ہے اور کہ مین الیاس ہون۔ اس وقت سے رفتہ رفتہ مین الیاس بن گیا مگر مین نہیں کہہ سکتا کہ ٹھیک کس وقت مین الیاس بن گیا۔

میری لڑکی کی وفات نے مجھے شکستہ کر دیا ہے۔

موت کے بعد واپسی ہر ایک جو ناکام اور نامراد مرتا ہے وہ یہ دعوے کر جاتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر دنیا مین آئے گا۔ حضرت عیسے کے متعلق بھی عیسائیون نے یہ دعوے اسی واسطے گھڑ رکھا ہے کہ صلیب پر مرجانا ایک لعنتی موت ہوتی ہے۔ ڈوئی نے بھی عدالت مین یہ بیان کیا کہ میری صحت بہت ناقص ہے اور بعض اوقات

مجھے یہ خیال آتا ہے کہ مین مرنے لگا ہون۔ لیکن اگر مین مر گیا تو پھر مین دوبارہ دنیا مین آؤن گا۔ اور اپنے مخالفون کو سزا دون گا۔

ڈوئی کے سلسلہ کی تباہی

عام طور پر یورپ و امریکہ کے دانا لوگ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہین کہ اب ڈوئی کا سلسلہ بالکل تباہ ہو جائے گا۔ اس کے شہر کو چھوڑ کر لوگ بھاگے ہوئے جاتے ہین۔ اور بنک کا جو افسر تھا جس کے سر پر بنک کا سارا کام چل رہا تھا۔ وہ بھی استعفےٰ دینے کو طیار ہے۔ سچ ہے کہ جھوٹھ کے پاؤن نہین اور اب امید نہین ہو سکتی کہ یہ آدمی زیادہ عرصہ تک ٹھہر سکے۔ اس کے واسطے اب آخری تباہی کا وقت آگیا ہے۔ خدا کے مسیح نے سچ فرمایا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ مین نہ آئے گا تب بھی تو پکڑا جائے گا کیونکہ تجھ پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔

پادری مرلن صاحب نے جو کہ بیکر یونیورسٹی کے پریزیڈنٹ ہین اپنا عقیدہ بائبل کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب بلحاظ تاریخ سائنس اور فلسفہ کے اس قابل نہین ہے کہ اب اس کو مانا جائے۔

ایسا ہی فارنگہیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مہذب اور شائستہ زمانہ بائبل کو نہین مان سکتا علم والے پہچان جاتے ہین کہ یہ کتاب جہالت سے بھری ہوئی ہے۔ روحانی لوگ ان باتوں کو نہین مان سکتے۔

اخبار شرح سیکر۔ ایک فرانسیسی مورخ کی سند پر لکھتا ہے کہ یہ ایک جھوٹھا الزام ہے کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے سکندریہ کا کتب خانہ جلایا تھا اور اس کے جلانے مین بڑا حصہ بشپ تھیوفائل تھا۔ عیسائی لوگ ہمیشہ کتب خانے جلایا کرتے ہین۔ چنانچہ ہسپانیہ مین مسلمانون کے بڑے بڑے کتب خانے عیسائیوں نے جلائے تھے۔

ڈاکٹر ہیرسن صاحب ساکن ... نے سوٹا تحریر فرماتے ہین کہ میرے خیال مین یسوع کو ایک مرض جنون کا تھا اور اسی وجہ سے اس کی توجہ بہت بڑھی ہوئی تھی اور اسی توجہ کے سبب وہ بیماریون کا علاج کرنے مین کامیاب ہوا کرتا تھا۔ اس مرض کو انگریزی مین مالنحویا کہتے ہین ایک صاحب امریکہ کے ایک اخبار مین ایک سوال پیش کرتے ہین کہ ڈوئی کیا ہے؟ اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ میرے سوال کا جواب کوئی شخص بائبل کے رو سے نہ دیوے کیونکہ بائبل کو اس زمانہ کا کوئی فہیم آدمی کلام الٰہی نہین مان سکتا۔

بلاد اسلامی

مسجد۔ شہر بوسٹن واقعہ ملک امریکہ مین جہان مسلمان کثرت سے آباد ہین۔ ایک بڑی مسجد بننے لگی ہے۔

اسلام تبت مین ایک عربی اخبار لکھتا ہے کہ مسلمان تجار کے سبب جو ترکستان اور روس سے تبت کو جاتے ہین اس ملک مین اسلام کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔

حلب مین ایک مدرسہ دستکاری کھولا گیا ہے جسمین پارچہ بافی کی تقسیم دی جائے گی۔

ہیضہ حیدر آباد دکن مین ہیضہ کی شکایت ہے۔

جاپان مین اسلام کے چرچا کی خبرین پڑھ کر آریہ اخبار بہت تلملا رہے ہین۔ اور ابھی سے مسلمانون کو کوسنا شروع کر دیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

ایک نومسلم پیسہ اخبار کا بیان ہے کہ ’’انگریزی علاقہ مشرقی افریقہ کے مقام ممباسہ سے ایک صاحب لکھتے ہین کہ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ ایک یورپین صاحب جریڈ فورڈ یارکشایر کے ایک معزز عیسائی خاندان مین پیدا ہوئے۔ یہان ممباسہ مین آئے اور گورنمنٹ سروس اختیار کی۔ عرصہ تک آپ نے جنوبی اور وسطی افریقہ کی سیاحت کرتے رہے۔ دوران سفر مین دین اسلام کی خوبیوں نے ان کے دل مین گھر کیا اور بعد تحقیقات کامل اس مذہب سے ان کی محبت ایسی بڑھی کہ علانیہ مشرف باسلام ہو گئے اور اپنی معزز و معقول تنخواہ والی سرکاری ملازمت کے جانے کا بھی انہوں نے کچھ خیال نہ کیا بلکہ دین کے ایسے شیدائی بنے کہ بقیہ زندگی اسی کی خدمت مین گذارنے کا عہد کر لیا۔ آج صاحب موصوف تحصیل علم عربی و دینیات کی غرض سے بمبئی روانہ ہوئے ہین۔ آپ کا اسم مبارک شیخ محمد بن کریمٹری

ہے۔ امید واثق ہے کہ مسلمانان بمبئی ان معزز نومسلم کے ساتھ بہ لطف و مدارات پیش آوین گے اور انہین اخلاق اسلامی کا اعلیٰ نمونہ دکھائین گے لیکن بمبئی پہنچ کر صاحب موصوف کے لئے یہ نظارہ سخت دل شکن نہ ہوگا کہ وہاں کے ایک نامی مولوی صاحب جیل خانہ بھیجے گئے ہین اور بہت سے محترم و باثر علماء مین زور شور سے مقدمہ چل رہے ہین۔ افسوس! اے کاش مسلمان ہوش مین آئین اور اپنی حرکات ناشائستہ سے اپنے پاک مذہب پر بدنامی کا

دھبہ نہ لگائین۔

پانچ کابلی لکھنؤ مین وارد ہوئے ہین۔ اور کہتے ہین کہ ہمین سلطان المعظم نے ہندوستان مین متعین کیا ہے تاکہ مسلمانون کو لبین نہ ترشوانے اور نماز کی پابندی کی تاکید کرین یہ لوگ درے اور قینچیان لئے پھرتے ہین اور سر بازار اور گھرون مین گھس کر مسلمانون کو پکڑتے اور لبین تراش دیتے ہین۔ پولیس نے ابتک مداخلت نہیں کی۔ ان لوگوں کا یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ سلطانی فرمان پر تمام سلاطین اسلام اور ملک معظم کے دستخط ہین۔

براہین احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح مسیح موعود فہرست مضامین قیمت ۵ اخبار بدر کے خریدارون کو چار روپے پر پوری کتاب دی جائیگی یہ ایک خاص رعایت ہے جو اخبار کی ترقی کی خاطر کی گئی ہے درخواستین بمعہ قیمت جلد آنی چاہئین۔ بنام

مینیجر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

بدر النساء

حضرت مسیح موعود کا عورتوں کیواسطے نصیحت نامہ

(ایک پرانی تحریر سے اقتباس)

گذشتہ سے پیوستہ

۷۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

۸۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقوے اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم**۔ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

۹۔ ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے۔ کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

۱۰۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے۔ بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں۔ کوئی مرد نہ کھاوے یا حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑوگے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤگے۔ جس کی انتہا نہیں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخویم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از راہ الطاف اس مضمون کو جلدی شائع فرمائیے۔

مورخہ ۲۰ جولائی کو شب کے ۵ بجے اس زور سے زلزلہ کے دو تین جھٹکے آئے کہ میری آنکھ کھل گئی حضرت اقدس کے الہام مجھے یاد آنے لگے گھبرا کر اٹھ بیٹھی خدا کی یاد میں مصروف ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان ابھی تہ و بالا ہوتے چاہتے ہیں۔ نیچر کا تار و پود حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا اور بار بار یہی زبان پر آتا تھا کہ مامور من اللہ کی باتیں کبھی جھوٹی نہیں ہوتیں جب زلزلہ ٹھہرا تو۔۔ مکذب کا شعر یاد آیا۔ ؎

ہے غلط آنے نہیں ہیں زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

صاحب اگر زلزلہ آنے کے دن نہ تھے تو پھر کیوں پے درپے زلازل آنے شروع ہو گئے امریکہ وغیرہ میں تو زلزلے آئے۔ تو مخالفان سلسلہ احمدیہ نے یہ من گھڑت ڈھکوسلے بنائے کہ وہ مہدی کے نشانات نہیں بلکہ آتش فشاں پہاڑوں کے باعث وہاں زلزلے آتے ہیں مگر اب پنجاب میں کون سا آتش فشاں پہاڑ پھوٹ نکلا جس نے یہاں پر بھی مسیح کی پیش گوئیوں کو پورا کر دیا افسوس صد افسوس کہ تم چاند پر مٹی ڈالنی چاہتے ہو مگر یاد رکھو کہ تمہارے چھپانے سے کبھی چاند چھپ نہیں سکتا ضرور ہے کہ اس کی شعاعیں دنیا کو منور کریں گی۔ تعصب کا ستیاناس ہو جس نے تم کو اندھا کر دیا ہے اور قرآن کریم پر بھی غور خوض کرنے کا موقعہ نہیں دیتا۔ فرقان حمید صاف صاف بتلا رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی ہے مگر الہام کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ **یبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون**

اے بنی آدم جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اور ہمارے احکام پڑھ پڑھ کر تم کو سنائیں تو ان کا کہا مان لینا کیونکہ جو شخص ان کے کہنے کے مطابق پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی حالت کی اصلاح کرے گا۔ تو قیامت کے دن نہ تو ان پر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طور پر آزردہ خاطر ہوں گے۔"

اب اے مخالفین بتلاؤ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی تو پھر خداوند تعالیٰ کو اس آیت کے اتارنے کی کیا ضرورت تھی یا تو (معاذ اللہ) خدا صاحب بھول گئے ان کو لکھنا چاہیئے تھا کہ جب عیسے علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں تو اے بنی آدم ان کو مان لینا مگر جب خداوند کریم فرما رہا ہے کہ اے بنی جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اس سے یہ مراد ہے کہ ماموریت اور پیغمبری خدا نے بنی آدم کے ہی دی ہے تو پھر کوئی بنی آدم ۱۹ سو برس تک آسمان پر زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ آج تک کسی بنی آدم نے اتنی لمبی عمر نہیں پائی۔ سو اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ سلسلہ الہامات منقطع نہیں ہو گیا اور میرے آقا حضرت مرزا صاحب ضرور پیغمبر ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیغمبری ختم نہیں ہوئی اگر پیغمبری ختم ہو جاتی تو یہ آیت کبھی نازل نہ ہوتی۔ اے حاسدو ضرور تمہیں ایک دن پچھتانا پڑے گا۔ کارکنان قضا و قدر یہ سب تمہاری تباہی کے سامان کر رہے ہیں۔ آؤ ہوش کرو سمجھ جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ جس سلسلہ کو خدا کا زبردست ہاتھ بنا رہا ہے۔ تم توڑ نہیں سکتے۔

اخیر میں میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ عورتوں کے واسطے علیحدہ کالم چھوڑ دیا امید ہے کہ میری تعلیم یافتہ بہنیں ضرور اس کالم کو زینت بخشتی رہیں گی۔

راقمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ۔

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر سید عبدالحی صاحب عرب کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہوجاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد ۔ قیمت عہ

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو فکر کی ضرورت نہیں اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کردیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی

موجد کارخانہ بقای نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمنے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہوسکتی ہیں۔ چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کراسکتے ہیں

المشتہر

عبداللہ عبدالرحمن کارخانہ بوٹ و گرگابی

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہوجاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت ملال ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہوجاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہوجاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہوکر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بلکہ تمام بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر عالم کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کردیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کرکے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کردیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہوجاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہوجاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی ہی دوائی ارسال کیجاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی [illegible] اور مرض دور ہو۔ مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ تجربہ علاجات کے ہے معہ محصول رخصت کرنے پر فہرست مفت۔

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین۔ سٹرکنیا۔ کوکا۔ کس۔ دامیکہ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہوکر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جسپر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہو۔ قیمت فی بکس ۴۴ گولی معہ محصولڈاک عہ

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ **مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات**

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز ایک تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کے ایڈیٹوریل نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت [illegible] اور مقبول کی جاتی ہے اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے لیا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف عہ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواست نمونہ کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام۔ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز پیسہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ پرچہ روزانہ اخبار عام ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر۔ روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرماویں

جیون بوٹی

جام عشق قیمت فی شیشی تین روپے مع جبوب جام عشق زرد

قیمت ہر شیشی عہ ۵ شیشی معجون مع قطرہ طلا اکسیر تمنا عہ

اس کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی مہینے میں جسم کا وزن ۲ سیر بڑھ جاتا ہے ۔ ...

جیون بوٹی مردی و رجولیت کی حالت اور قوت پیدا کرنے چہرے کی سرخی ... اور جوانی کو قائم رکھنے کے لئے طبی دنیا میں بے نظیر ایجاد ہے ۔ ... قیاس کا تجربہ کرو ۔ وہ لوگ جن کی حالت **مردی کالعدم** ہو یا پیرانہ سالی کے ... بسر کر رہے ہوں اور نئی شادی ہوئی ہو یا بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ ہوں کہ وہ ... پر مردی کی قوت کو صرف کر سکیں وہ ایسی حالت میں اس کا استعمال کر کے دیکھیں ... مسیحائی کا کام دیتی ہے ۔ اس زندگی بخش دوائی ... کے ساتھ ہر ایک شخص ... وہ پر ہمیت طاقت جو ایک پورے انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے ... نہایت قوی مرد ... میں جو قوت رجولیت حد درجہ میں پائی جاتی ہے وہ اسے حاصل ہو جاتی ہے ۔ کئی مایوس نئی زندگی حاصل کر بیٹھے ہیں ۔ یہاں تک کہ کئی اس وقت ان میں سے صاحب اولاد بھی ہیں ۔

کحل الجواہر

یہ سرمۂ جواہر بیش بہا اور نایاب مقوی بصر ادویہ اصلی ممیرہ سرمۂ اصفہانی مونگا موتی سونا چاندی اور بیش قیمت جواہرات سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتا ہے آنکھوں کی بیماریوں اور ضعف بصارت کے واسطے لاثانی علاج ہے ۔ چلئے کحل الجواہر کا امتحان اور اس میں جلد کامیابی کیسے ہو سکتی ہے ؟ نگاہ ناپ کر کحل الجواہر لگائیے دو ہفتہ کے اندر روشنئ آنکھ اور قوت بصارت بہت بڑھ جائیگی ۔ آنکھ کے جملہ نقص دور ہونگے ۔ عینک کی ضرورت نہیں رہیگی دھند ڈھلکہ آنسو بہنا سرخی سوزش کھجلی آنکھوں کے سامنے کالا اندھیرا پلکوں کے اندر کے دانے دسرخی کو ہانجی لکھنے پڑھنے سے آنکھوں کا تکان بہت جلد ... رفع کرتا ہے ۔ اس سرمہ کو متواتر لگانے سے پھر کمزور نگاہ ... پڑوال ۔ سبل ۔ جالہ ۔ پھولہ ۔ ابتدائی موتیا بند ۔ ناخونہ ۔ ... آنکھوں میں ... جانے کو ۔ پلکیں گر جانے والی بیماری کو مفید ہے کمزور آنکھ کو قوت دیتا ہے آنکھوں کا میل اور مواد صاف کرتا ہے اور جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے ۔ رات اور دن محنت اور مطالعہ یا باریک کام کرنے سے آنکھیں خراب نہیں ہوتیں **قیمت فی ماشہ عہ** ...

نمک سلیمانی

یہ نمک معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتا اور اس کی قوتوں کا محافظ ہے ۔ اس سے بھوک بڑھتی اور غذا اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے انسان صحیح و تندرست رہ سکتا ہے ۔ ... درد بدہضمی بند ہیضہ نفخ بادگولہ درد ریاح کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا جی متلانا اور تمام بیماریاں جو معدہ اور جگر کی سستی سے پیدا ہوتی ہیں دور ہو جاتی ہیں ۔ ... کو بھی مفید ہے گردے اور مثانہ کو قوت دیتا ہے آنکھوں میں روشنی ... داغ ... دور کرتا ہے داغ غم و ہم و زہر ہے ۔ **قیمت** فی شیشی ... فی بوتل ... للعہ

شربت مفرح حیات

عرق کیا ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے اس کے استعمال سے وہ قوے قوی ہو جاتے ہیں جن کے موجود ہونے سے عقل ہوش حواس حافظہ وغیرہ تیز ہوتے ہیں ضعف ناطاقتی سستی دور ہو جاتی ہے انسان کی صحت کی محافظ دوائی ہے تقویت اعصاب کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوائی نہیں چند روز میں ہی دل دماغ جگر معدہ میں پوری طاقت آ جاتی ہے اور ان کا فعل نہایت قوی ہو جاتا ہے وجع المفاصل ۔ درد کمر ۔ نزلہ زکام زردی و بیرونقی چہرہ ۔ نسیان ۔ مالیخولیا مراقی ۔ خفقان ۔ رعشہ ۔ فالج ۔ کمی خون سیلان ... سرعت احتلام وغیرہ کے لئے واقعی اکسیر ہے ۔ لطف یہ کہ اس سے مغز اور حرام مغز اور ہڈیوں کے گودے کو اس قدر طاقت پہنچتی ہے کہ ہڈیوں کے خزانے گودے ... ہو کر ہڈیاں مضبوط ہونے لگتی ہیں اور پٹھوں میں یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ مضبوطی سے کام دینے لگتے ہیں یہ ایک بہت ہی عمدہ مفید ترین نرو ائن ٹانک دوا ہے **قیمت فی شیشی عگہ**

حبوب مسکین نواز

حبوب کیا ہیں سنیاس کا نچوڑ ہیں کایا کلپ بوٹیوں کی مرکب گولیاں ہیں جوگیوں سنیاسیوں کی گھوڑے چڑھی یہی گولیاں ہیں گیسو دراز مسیحائے صادق سیاہ گولی بھی انہی کا نام ہے بعض اشتہاری مصنوعی حکیموں کی دکان کی ساری پونجی یہی گولیاں ہیں ۔ جن کی صحیح ترکیب اور اصل اجزا کی پہچان سے بھی وہ واقف نہیں یہ گولیاں صرف اسی کارخانہ میں ہی صحیح ترکیب اور اصل ادویہ کو مہیا کر کے بنائی جاتی ہیں ۔ جو قریباً سو سوا سو بیماریوں کے لئے کاری علاج ہیں جس گھر میں یہ گولیاں موجود ہوں اس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں فی ڈبیہ عہ

مرہم عیسیٰ

مرہم کیا ہے سچ مچ کا معجزہ ہے جس نے تمام جہاں میں وہ شہرت پائی ہے جو آج تک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی گر آپ دنیا بھر میں سب سے اچھا پر تاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں گنج خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطان رحم وغیرہ کے لئے ہزارہا سال کا مجرب بامقدس ہر طبقہ کے اطبا کا متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مرہم اس کارخانہ سے منگائیے ۔ ڈبیہ خورد ۲ / کلاں عہ

کامیابی اور مفرح یاقوتی کے ایک ہی معنی ہیں

ہر ایک شخص ہر ایک کام میں جو اس کا مقصود و مطلوب ہو کامیاب ہونا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ کامیابی کے واسطے محنت شاقہ کی ضرورت ہے اور محنت شاقہ کے واسطے اعضاء اور قویٰ کی مضبوطی اور حافظہ اور ذہن و ذکا کی خوبی اور عمدگی درکار ہے نیز ضروری ہے کہ محنت کے وقت ملال یا افسردگی پژمردگی تکان اور کسل لاحق نہ ہو میں بوثوق تمام کامیابی کے خواہشمندوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مذکورہ بالا جملہ ضروریات کے واسطے **مفرح یاقوتی** کا استعمال ایک ثابت شدہ اور نہایت ہی صحیح اور تیر بہدف علاج ہے اور انشاء اللہ عنقریب وہ دن دکھائی دیتا ہے کہ مصطلحات اور عام بول چال میں **کامیابی اور مفرح یاقوتی** آپس میں مرادف یکدگر لکھے پڑھے جاوینگے ۔ مفرح یاقوتی میں **غیر ملکوں کے معدنی اور زہریلی** اجزا کا اور کسی قسم کے دجل و التباس کا قطعاً دخل نہیں یہ تو صرف دیسی مفرح اور مقوی ادویہ سے بنائی گئی ہے جن میں **یاقوت ۔ مروارید ۔ مرجان ۔ زمرد ۔ فیروزہ** کہربا ۔ کستوری ۔ عنبر ۔ زعفران ۔ ورق نقرہ ۔ **ورق طلا** وغیرہ قیمتی اجزا شامل ہیں

مفرح یاقوتی

قیمت ڈبیہ وزن ۵ تولے للعہ

جس قدر اعلیٰ درجے کی مفرح مقوی اور مبہی ہے اسی قدر اعلیٰ درجے کی لطیف نفیس خوش ذائقہ خوشگوار مرغوب القلوب والطبائع ہے اور ہر ایک آدمی ہر ایک موسم میں اپنی صحت اور قوت اور زندگی کی حفاظت اور تقویت اعضائے رئیسہ کے لئے بغیر کسی قسم کی پرہیز کے استعمال کر سکتا ہے ۔ مفرح یاقوتی کا رتبہ تمام مقوی اور مفرح ادویہ میں جو آجکل مستعمل و مروج ہیں بالاتر ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت دیتی ہے اور دماغی قوے اور ظاہری و باطنی حواس کو تیز و روشن کرتی ہے سستی غفلت اور نسیان کو دور کرتی ہے اور دماغ نخاع اور اعصاب کی کمزوری اس کے استعمال سے کافور ہوتی ہے اور جیسی کہ وہ بذات خود اعلیٰ دوائی ہے ایسے ہی اس کے استعمال سے استعمال کرنے والے کو اعلیٰ اور مفید خیالات سوجھنے لگتے ہیں اور مردانہ ہمت پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مفرح یاقوتی اور بلند خیالی آپس میں لازم و ملزوم ہیں ۔ مفرح یاقوتی کے استعمال سے طاقت توانائی اور حرارت غریزی بڑھتی ہے خون صالح پیدا ہوتا ہے جسم پرورش پاتا ہے دل دماغ اور جگر کی تقویت ہوتی ہے گردہ شش معدہ مثانہ کو طاقت ملتی ہے اس لئے اگر کوئی دوائی مربی بدن کے معزز خطاب سے مخاطب ہو سکتی ہے تو صرف یہی مفرح یاقوتی ہے اور بس ۔ مفرح یاقوتی ہی ایک دوائی ہے جو قوت روحانی و جسمانی کو زائل نہیں ہونے دیتی اور قوت روحانی و جسمانی کا زوال باعث ہے ہجوم امراض کا ۔ اس لئے مفرح یاقوتی اور ہجوم امراض آپس میں دو متناقص اور متضاد امور ہیں مفرح یاقوتی ہر ایک قسم کے ضعف کمزوری اور تکان کا استیصال کرتی ہے ۔ مفرح یاقوتی نے جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہونے کی وجہ سے مصرعہ مشہورہ "عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کے لئے" اپنے واسطے ہی مخصوص ثابت کر دیا ہے ۔ مفرح یاقوتی معشوقوں کی طرح اپنے استعمال کرنے والوں کے دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشتی ہے اور ان کے طبعی قوائے میں نمو اور چہرہ میں ملاحت اور آنکھوں میں رسیلاپن اور رنگ بدن میں خوشنما سرخی پیدا کر کے خود ان کو خوبصورتی کے لحاظ سے معشوق بنا دیتی ہے ۔ مفرح یاقوتی ضعیف الباہ لوگوں اور کار از رفتہ بوڑھوں اور کثرت جماع وغیرہ سے ناکارہ شدہ نوجوانوں کی بڑی بھاری معاون بلکہ از سر نو زندگی بخش ہے ۔ مفرح یاقوتی بوڑھوں کو جوان جوانوں کو نوجوان سست کو چست اور چست کو پھرتیلا بناتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھلاتی ہے ۔ خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے ۔ مفرح یاقوتی میں صرف جوانی اور عیاشی کی پیدا کی ہوئی بیماریوں کے استیصال کا خاصہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ صالح اور پاکباز نوجوانوں میں علم و ہنر کی تشویق اور کثرت محنت کی تحریص پیدا کرنے میں عدیم النظیر ہے اور ہجوم افکار اور جانکاہ محنتوں کی وجہ سے جو شکایات از قبیل ضعف دماغ و ضعف بصر و اختلاج قلب و کسل اعضا پیدا ہوتی ہوں ان کو اور دیگر ہر قسم معدہ شش سینہ کے عوارض کو دور کرنے میں معدوم المثال ہے ۔ مفرح یاقوتی کے استعمال میں صرف جوانوں ہی کی راحت کا سامان موجود نہیں ہے بلکہ بوڑھے بھی استعمال کر کے کمر اور گردن کے خم چہرہ کی جھریاں ۔ اعضا کا رعشہ دور کر سکتے ہیں اور درد کمر اور کھانسی اور نزلہ اور بدہضمی اور کثرت بول کی شکایت سے نجات پا سکتے ہیں ۔ مفرح یاقوتی کا استعمال کرنے والے بوڑھے بے لطفی اور پژمردگی اور ناہوشوں سے خاص موقعہ کی شرمندگی نہیں دیکھینگے ۔ مفرح یاقوتی میں یہ وصف بھی ہے کہ کمزوری اعصاب یا کسی اور وجہ سے جو دل کی کمزوری اور ہول ۔ جی کا گرنا علالت معدہ ۔ کلیجہ جلنا ۔ بھوک نہ لگنا کھانا کھانے کے بعد دل ڈوبنا لاحق ہوتا ہے یہ سب مفرح یاقوتی کے استعمال سے اناً فاناً مستاصل اور کالعدم ہو جاتا ہے ۔ کمی و خرابی خون سے جب جسم پھیکا اور آنکھیں بے نور اور چہرہ کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے تب مفرح یاقوتی کا استعمال فوائد اور منافع کثیر بخشتا ہے ۔ مفرح یاقوتی کا استعمال نشئی اشیا مثلاً افیون چانڈو مدک گانجا چرس شراب وغیرہ کے استعمال کرنے والوں اور مذکورہ بالا نشئی اشیاء کے برباد کردہ اور زندہ درگور لوگوں کے واسطے فی الواقع آب حیات ہے ۔ جتنی طبعی طاقتیں زائل اور برباد ہو چکی ہوں مفرح یاقوتی کے استعمال سے معاً از سر نو ملتی ہیں اور ان کی رونق و تازگی واپس آ جاتی ہے مفرح یاقوتی یقیناً مرض کے سبب اور مادہ فاسد کو جسم سے دور کرتی ہے اور طبیعت میں مرض کا مادہ دور کرنے کے لئے طاقت و قدرت پیدا کرتی ہے اس لئے کامل وثوق پورے دعوے اور کلی یقین کے ساتھ خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا عوارض و امراض کے استیصال اور علاج کے لئے یہی مفرح یاقوتی سریع التاثیر کثیر المنافع و عدیم النظیر ہے ۔ مفرح یاقوتی منگانے والے کو ترکیب استعمال کی ہدایت مفصل فوائد اور طبی شہادتوں کی کتاب بھی دی جاتی ہے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور نولکھا

عام اخبار

افواہ ہے کہ لندن کی انڈیا کونسل مین بابو آرسی دت صاحب ہندوستانی ممبر مقرر ہون گے۔

آتش زدگی مانسہرہ - ضلع ہزارہ - دوشنبہ واقع ۱۶ - جولائی ۱۹۰۶ء کو ۹ بجے شب کے جبکہ ہوا زور شور سے چل رہی تہی - بازار بقہ تحصیل مانسہرہ (ہزارہ) یکانک مین آگ لگی اور تمام بازار مین پہیل گئی - ۵ گھنٹہ تک آگ برابر جلتی رہی - بعد مین بڑی کوشش سے فرو کی گئی - نقصان کا انداز ڈیڑھ لاکہہ لکہا جاتا ہے -

آیندہ اجلاس نیشنل کانگریس شہر کلکتہ مین ہوگا

امریکہ کے ایک شہر مین ایک پاگل تار بابو ایک تارگہر مین جا گھسے - اصلی تار بابو موجود نہ تہا - ہر طرف تارین دینی شروع کردین اور احکام جاری کر دئے جن سے فوراً تمام ملک مین کہل بلی مچ گئی - مگر جلد پکڑے گئے اور امن ہوگیا -

مردہ زندہ ہوا محی الدین نامی گاڑی بان قصبہ ہاروی احاطہ بمبئی ۱ ہ تاریخ صبح اچانک مر گیا - اہل محلہ نے تجہیز و تکفین کا سامان کیا - جب غسل دے کر کفن پہنانے لگے تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا - لوگ ہکے بکے رہ گئے - لوگوں کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ مین اس اثنا مین عجیب عجیب قدرت کے مشاہدے دیکہتا رہا ہون مگر لوگون کی توجہ اب ادہر ہو چکی تہی - یہ اگلے دن آخر مر ہی گیا -

معلوم ہوتا ہے - اسی طرح یسوع مسیح پر بہی صلیب پر بے ہوشی کی بیماری طاری ہو گئی تہی - پہر ایک دو دن مین اچہے ہو گئے اور آخر کشمیر مین جان بحق ہوئے

مخبر - امرت سر لکہتا ہے - مسلمانوں کے دو گروہ کثیر تعداد مین ہین - ۶ - اپریل سے آجتک ان مین اشتہار بازی ہو رہی ہے - جانبین مین کدورتین بڑہتی چلی جاتی ہین - حال مین کوچہ ڈگراں کشٹرہ مہان سنگہ کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ شروع ہو گیا ہے طرفین کا روپیہ عدالت مین ضائع ہو رہا ہے - رؤسا امرت سر یا انجمن اسلامیہ کے معزز رکن تا حال کوئی قابل اطمینان انتظام نہیں کر سکے -

طاعون ہفتہ مختتمہ ۱۴ - جولائی کے اندر طاعون سے ۷۶۹۶ موتیں ہوئیں - احاطہ بمبئی ۲۰۰ ریاست میسور ۵۴ - پنجاب ۸۳ - صوبجات متحدہ ۱۴۲ بنگال ۱۲۴ - برہما (دو ہفتہ کے اندر) ۲۰۸۰ -

جاپان جاوا کی ترکی کونسل کو - جو جاپانی زبان جانتے ہین - سلطان المعظم کا حکم ہوا ہے کہ وہ جاپان مین جا کر مذہبی کونگریس مین شامل ہون -

کانسی کے سکے پیسے - دہیلے - پائیاں - اب تانبے کی نہ بنا کرین گی - کیونکہ تانبہ کی جگہ کانسی کا رواج ہندوستان مین ہونے والا ہے - جس کے پیسے پائیاں دہیلے ٹکسالوں مین بنا کرینگی

زار بڑے محتاط ہو گئے انگریزی بیڑہ روس مین جانے والا تہا زار روس نے اس لئے منع کر دیا آج کل جاہل رعایائے روس کا جوش ہے کہیں ان سے ایسی حرکت نہ ہو جاوے - جس سے دونون سلطنتون مین کشیدگی واقعہ ہو - فی الواقع زار نے بہت اچہا کیا -

امیر کابل نے جدید شہر جبل السراج مین برقی طاقت پیدا کرنے کو ایک برقی انجینیر بہی منگوایا ہے جو فرنگی ہے - یہ طاقت دریا سے پیدا کرینگے - اسلحہ و گولہ بارود کے کارخانے کابل سے اٹہا کر جبل السراج مین قائم کرین گے -

یہ نیا شہر خاص کابل سے شمال کی طرف ۲۵ - ۳۰ میل فاصلے پر ہے یہ عجائبات کا مجموعہ ہوگا -

مصر مین پہر انگریزوں کے خلاف جوش پہیل رہے ہین - چند عیسائیوں کو زد و کوب کیا گیا ہے -

مہاراجہ کشمیر کے بلانے پر مہاراجہ بنارس کشمیر آنے والے ہین اور اپنے ساتہ اپنے ولی عہد کو بہی لاوین گے - آپ پشاور اور درہ خیبر کی بہی سیر کرین گے -

۱۴ - جنوری کو سرب سورج گرہن ہوگا تبت اور سائبیریا مین یہ کل گرہن صاف نظر آوے گا -

گورنمنٹ جرمنی اپنے سفیر جنوبی و مغربی ایران مین رکہنے کا انتظام کر رہی ہے - یہ بہی اپنی ٹانگ ایشیا مین اڑاتے ہین -

حبیبیہ اسکول کابل کے متعلق امیر نے دربار مین بڑی سپیچ دی - اور کہا کہ اب تک اس کی کیون ترقی نہ ہوئی - آپنے سرداروں کو تعلیم کی بابت بہت نصیحتین کین اور کہا کہ خدا نے چاہا تو یہ اسکول تمام افغانستان کے علوم کا مرکز ہوگا -

بمبئی والے چاہتے ہین کہ ابتدائی تعلیم بچوں کو لازمی اور مفت دینی چاہیئے کاش تمام انڈیا اس رائے کو تسلیم کرے -

طہران مین ایک مولوی صاحب قید کئے گئے شاگرد طلبا نے انہیں جبراً چہڑا لیا لیکن کئی طالب علم مارے گئے شہر مین اضطراب تہا وہ اب رفع ہو گیا ہے -

ملک یمن کے باغیون کے لئے ستر ہزار فوج ترک جائے گی -

امیر کابل نے فوج کے سپاہیوں کی چہانٹ کی ہے جو سپاہی بڈہے کمزور کام کرنے والے نہ تہے ان کو نکال کر باہر کیا -

اسکاٹ لینڈ مین ایک مچہلی کے پیٹ سے دس لاکہہ سات ہزار انڈے نکلے -

پچہلے سال ہندوستان کی ریلوں پر جو حادثے ہوئے - ان کی تفصیل اس طرح بتلائی گئی ہے ٹرینوں کے حادثوں سے تین مسافر ہلاک ہوئے اور ایک سو چالیس زخمی ہوئے - دیگر حادثوں سے ۵۱۱ ہلاک اور ۶۵۴ زخمی ہوئے - ملازمان ریلوی سے ۳۲۲ ہلاک اور ۷۷۵ زخمی ہوئے اور اپنی حماقت اپنی بے احتیاطی یا عمداً کی ذیل مین ۸۲۴ آدمی ہلاک اور ۲۲۰ زخمی ہوئے یہ نہ تو مسافروں سے تہے نہ ملازموں سے - گویا کہ کل ۱۶۰۵ آدمی قتل اور ۱۲۹۳ زخمی ہوئے تہے -

پنجاب مین گورنمنٹ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹرول کی اسامیوں کا نیا انتظام آخر کار جاری کر دیا گیا ہے کل اٹھائیس اسامیاں ہین ان مین ۹ ہندوں کے لئے اور ۹ مسلمانوں کے لئے اور تین سکہوں کے لئے اور سات فرنگیون یا یوریشینون کے لئے ہین - سب سے زیادہ شرح تنخواہ کی ۴۰۰ روپیہ ماہوار تک قرار دی گئی ہے - اس کے مستحق لالہ سندر داس سوری ایم - اے ہین - جو لاہور مین سنٹرل ماڈل سکول مین بطور قائم مقام کے کام کرتے ہین - لیکن اصل مین ہائی سکول امرتسر کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے ہین کمترین درجہ تنخواہ کا جو ایک سو روپیہ کا تہا وہ ایک چالیس روپیہ کا قرار دیا گیا ہے اور ترقیوں کی مقدار کم از کم ۲۵ روپے اور زیادہ سے زیادہ ۸۰ روپے قرار دی گئی ہے اس جدید انتظام کی وجہ سے اخراجات مجموعی دو ہزار ماہوار کا اضافہ کیا گیا ہے -

---